ادبیات

غزل

جناب سعادت نظیر

شدتِ غم سے کوئی شام و سحر روتا ہے
آبِ زر جام میں بھر کر کوئی منہ دھوتا ہے

کوئی رہتا ہے شب و روز حسیں باہوں میں
کوئی وابستۂ زنجیرِ اَلم ہوتا ہے

فطرتِ عالمِ خاکی ہے ہمیشہ سے یہی
کاٹتا ہے وہی، جو بیج بشر بوتا ہے

آنکھیں رکھتے ہو تو نیرنگیٔ عالم دیکھو
کل ہوا کیا ہے یہاں، آج یہ کیا ہوتا ہے

ساری دنیا ہوئی بیدار، سحر ہوتے ہی
اور تو بسترِ راحت پہ پڑا سوتا ہے

زندہ وہ ہے، جو چلے وقت کی رفتار کے ساتھ
موت ہے اُس کے لئے وقت کو جو کھوتا ہے

ڈگمگاتے ہیں قدم پہلی ہی منزل میں نظیرؔ!
آگے چلتا ہوں مگر، دیکھئے، کیا ہوتا ہے؟

نیرنگِ خیال

طالب کوئی جہاں میں ہے مال و منال کا
کوئی فریب خوردہ ہے جاہ و جلال کا

ہر لحظہ فکرِ نانِ شبینہ کسی کو ہے
ہر دم کسی کے دل میں ہے اندیشہ کال کا

دُھن رات دن کسی کو ہے حورِ بہشت کی
حسرت نصیب ہے کوئی حسن و جمال کا

بدست ہے کوئی تو جگر تشنہ ہے کوئی
قیدی کوئی ہے حلقۂ دامِ خیال کا

القصہ جس کو دیکھئے، ہے اک عذاب میں
"آرام سے ہے کون جہانِ خراب میں؟"